السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص مدینہ منورہ کے علاوہ کسی شہر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس کھڑا ہو کر سلام بھیجے تو کیا ان دونوں میں کوئی فرق ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اہل بیت سے کسی شخص کے بارے میں آتا ہے کہ اس نے ایک شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے کونے میں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ تو اس سے وہاں بیٹھنے کی وجہ پوچھی۔ اس شخص نے جواب دیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہا ہوں۔ تو اہل بیت کے اس شخص نے کہا کہ کوئی نمازی یہاں بیٹھ کر درود بھیجے اور کوئی اندلس سے درود بھیجے دونوں برابر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے یہ بات تھی، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ"

"کہ بے شک زمین میں اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے گھومتے رہتے ہیں کہ جو مجھے میری امت کی طرف سے بھیجا ہوا سلام پہنچاتے ہیں۔"

ایک اور حدیث ہے کہ:

"مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ".

"کہ جو شخص دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے اور جو شخص قریب سے مجھ پر درود بھیجتا ہے میں اس کو سن لیتا ہوں۔"

یہ حدیث موضوع ہے،ثابت نہیں ہے۔

امام عقیلی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے اور محفوظ بھی نہیں ہے اور اس کی متابعت اس سے کم درجہ کے لوگوں نے کی۔ اس سے ان کی مراد سدی ہے۔ جریر بن حازم نے اس کو کذاب کہا ہے۔ صالح جزرہ فرماتے ہیں کہ یہ شخص حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں "ہدم المنارہ" ص 311 تا 316

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

عقیدہ کے مسائل صفحہ:81

محدث فتویٰ